السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ نماز فجر میں ہمیشہ دعائے قنوت رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ثابت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ مختلف فیہ مسئلہ ہے۔ اس میں دو قول مشہور ہیں: امام مالک اور امام شافعی نماز فجر کے دوسرے رکوع کے بعد دعاء قنوت کی مشروعیت کے قائل ہیں اور دوسرا فقہاء کا ایک گروہ نماز فجر کے دوسرے رکوع کے دعائے قنوت کی مشروعیت کا قائل نہیں اور الشیخ ابوالحسن عبیداللہ مبارکپوری رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق دوسرا قول راجح ہے۔ ممدوح فریقین کے دلائل کو پیش نگاہ رکھتے ہوئے تصریح فرماتے ہیں:

الراجح عندي ما ذهب إليه أبوحنيفة وأحمد أنه لا يسن القنوت في غير الوتر من غير سبب لا في صلاة الصبح ولا في غيرها من الصلوات، وأنه مختص بالنوازل؛ لأنه لم يرد في ثبوته في غير الوتر من غير سبب حديث مرفوع صحيح خال عن الكلام، صريح في الدلالة على ما ذهب إليه مالك والشافعي، بل قد صح عنه۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ما یدل علی خلاف ما قالا به۔ (مرعاة المفاتیح: ج ۲ ص ۲۲

میرے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کا قول راجح ہے کیونکہ وتر نماز کے سوا بغیر کسی سبب کے نماز فجر میں اور نہ کسی دوسری نماز میں دعائے قنوت پڑھنا مسنون نہیں اور دعائے قنوت نوازل (وباء، قحط اور دشمن کے خوف) کے ساتھ مخصوص ہے۔ کیونکہ اس کے ثبوت میں نماز وتر کے سوا بغیر کسی سبب کے کوئی ایسی مرفوع صحیح حدیث وارد نہیں جو جرح سے خالی ہو اور امام مالک اور امام شافعی کے قول کی دلیل بن سکے۔ بلکہ ان کے موقف کے خلاف رسول اللہ ﷺ سے صحیح ثابت ہے۔"

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص366

محدث فتویٰ